کی جاتی۔ فرد کی غفلت سے فرد کو چوٹ کھانی پڑتی ہے اور قوم کی غفلت سے قوم تباہ ہو جاتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ غفلت کسی کی کبھی معاف نہیں کی گئی۔ سنت اللہ یہی ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے توفیق خیر عطا فرمائے۔

وما التوفیق الا باللہ العظیم۔

وفیات۔ دارالعلوم دیوبند (ضلع سہارنپور۔ بھارت) کے مشہور و معروف مہتمم جناب قاری محمد طیب صاحب نے بتاریخ ۱۷ جولائی ۸۳ء وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کی عمر تقریباً ۹۰ سال ہو چکی تھی، آخر کب تک زندہ رہتے، کون ہے جسے ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا نہیں ہے۔ انبیاء و صالحین بھی وفات پا جاتے ہیں اور فساق و ظالمین بھی۔ حق یہی ہے کہ الی اللہ المصیر۔ جو بزرگ اب جنت کو سدھارے ان کے چھوٹ جانے کا صدمہ ایک امر فطری ہے لیکن ہم یا ساری کائنات ماتم کر کے کیا حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آیا اور نافذ ہو گیا، کون ہے جو اسے پل بھر کے لئے روک سکتا ہے۔ مولانا مرحوم نے تو اتنی عمر پائی، نوجوان مر جاتے ہیں تو کون روک لیتا ہے۔ انسانی امیدوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر قضائے ربانی کے ایک ادنیٰ اشارے سے سراب اور محض سراب بن کر رہ جاتا ہے۔

دیکھنا یہ چاہیئے کہ کسی بندہ کو جتنی بھی فرصت زیست ملی اس میں کتنے کام کئے اور کیا کیا کام کئے۔ جس نے اس فرصت پنج روزہ کو حکم الٰہی کے موافق بسر کیا وہ کامیاب رہا اور جس نے غفلت میں بسر کی وہ نقصان میں رہا۔

قاری محمد طیب صاحب مرحوم مولانا قاسم نانوتوی ابتدائی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کے پوتے تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی اور وہیں ۵۸ سال تک مختلف حیثیتوں میں کارگزار رہ کر دیوبند ہی میں وفات پائی۔ انہوں نے مولانا محمود الحسن اور مولانا اشرف علی تھانوی کے ہاتھوں پر بیعت بھی کی تھی، اور مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز کی حیثیت سے لوگوں کو مرید بھی کیا کرتے تھے۔ اللہ انہیں اپنی رحمتوں میں جگہ دے

انہوں نے اپنی زندگی کو تعلم و تعلیم ہی میں صرف کیا۔ رحمہ اللہ